صدقۃ الفطر کے احکام

جیسا کہ آپ زکوٰۃ کے مسائل کے شروع میں پڑھ چکے ہیں کہ زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) فرض زکوٰۃ۔ (۲) واجب زکوٰۃ۔

بحمد اللہ تعالیٰ فرض زکوٰۃ کے احکام پڑھ چکے ہیں اب واجب زکوٰۃ کے احکام بیان کئے جاتے ہیں واجب زکوٰۃ سے مراد صدقۃ الفطر ہے جسے "زکوٰۃ الرأس" بھی کہتے ہیں۔

عزیز طلباء کرام کی سہولت اور آسانی کے پیشِ نظر صدقۃ الفطر کے مسائل دلچسپ پیرائے میں زکوٰۃ کیساتھ تقابل کرتے ہوئے لکھے جاتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

پہلے وہ احکام لکھے جاتے ہیں جو زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر میں مشترک ہیں، پھر وہ احکام لکھے جائیں گے جو زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر میں مختلف ہیں:

"زکوٰۃ" اور "صدقۃ الفطر" میں مشترک احکام :

- زکوٰۃ کے فرض ہونے کیلئے خود آدمی میں جو شرائط پائی جانی ضروری ہیں (جیسے مسلمان ہونا اور آزاد ہونا وغیرہ) بعینہ یہی شرائط صدقۃ الفطر کے واجب ہونے کیلئے ہیں۔
- اگر کسی پر زکوٰۃ فرض ہو جائے تو اس پر صدقۃ الفطر بھی واجب ہو جاتا ہے { تاھم جس پر صدقۃ الفطر واجب ہو ضروری نہیں ہے کہ اس پر زکوٰۃ بھی فرض ہو (اسکی مزید تفصیل "فرق کے بیان" میں ملاحظہ فرمایئے) }
- جس طرح مقروض پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، اسی طرح مقروض پر صدقۃ الفطر بھی واجب نہیں ہوتا۔
- جو شخص زکوٰۃ کا مستحق اور مصرف ہے وہی شخص صدقۃ الفطر کا مستحق اور مصرف ہے۔
- جس طرح زکوٰۃ ایسی جگہ صرف کرنا جائز نہیں ہے جہاں تملیک کی شرط نہ پائی جائے اسی طرح صدقۃ الفطر بھی ایسی جگہ صرف کرنا جائز نہیں ہے جہاں تملیک کی شرط نہ پائی جائے۔
- جس طرح زکوٰۃ کے فرض ہونے سے پہلے ادا کرنا جائز تھا اسی طرح صدقۃ الفطر بھی واجب ہونے سے پہلے ادا کرنا جائز ہے۔
- جس طرح زکوٰۃ کے باب میں خود وہی چیز دینا ضروری نہیں ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی ہو بلکہ اسکی

جگہ اتنی مالیت کی رقم، کپڑے جوتے، کھانا اور دیگر اشیاء دے سکتے ہیں، اسی طرح صدقۃ الفطر میں بھی گندم کی جگہ پیسے اور دیگر اشیاء دے سکتے ہیں۔

❖❖❖❖❖

زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر میں فرق

(۱) زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔	(۱) صدقۃ الفطر واجب ہے کیونکہ سنت سے ثابت ہے۔
(۲) اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو کہ نصاب زکوٰۃ کو پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ نیز اگر کسی کے پاس ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر انکی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام) کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے خواہ وہ چیزیں کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں جب تک کہ وہ مالِ تجارت (عروض) میں داخل نہ ہو جائیں (مالِ تجارت کی تعریف کو پھر سے تازہ کرلیں)	(۲) اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو جو کہ نصابِ زکوٰۃ کو پہنچتا ہے تو اس پر صدقۃ الفطر بھی واجب ہے۔ البتہ اگر کسی شخص کے پاس اپنی ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ انکی بازاری قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام) کے برابر ہو جائے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔
(۳) زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب نصاب پر سال پورا ہو جائے۔	(۳) جبکہ صدقۃ الفطر عید الفطر کے دن فجر کے وقت واجب ہوتا ہے خواہ نصاب پر ایک دن بھی نہ گزرے۔
(۴) اگر کسی کے نصاب پر سال شروع ہو رہا ہو اور مزید مالِ مستفاد مل جائے تو زکوٰۃ کا حساب بھی بڑھ جائے گا مجموعہ پر زکوٰۃ ہوگی۔	(۴) جبکہ صدقۃ الفطر میں خواہ کتنا ہی مالِ مستفاد ملتا رہے اسکی مقدار متعین ہے مالِ مستفاد کے بڑھنے سے صدقۃ الفطر کی مقدار نہیں بڑھتی۔
(۵) اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب ہو تو صرف اسکے اوپر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، کسی دوسرے کی طرف سے زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔	(۵) جبکہ صدقۃ الفطر واجب ہو جائے تو خود اپنے اوپر بھی واجب ہوتا ہے اور ہر اس شخص کی طرف سے اس پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے جن پر اسے سرپرستی حاصل ہے اور انکا خرچہ اسکے ذمہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے نابالغ

----------	اولاد، خدمت کے غلام وغیرہ۔
(۶) زکوٰۃ کل مال کے ڈھائی فیصد (چالیسویں حصے) کے اعتبار سے فرض ہوتی ہے جسکی مقدار مجموعی مال کے کم وبیش ہونے سے کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔	(۶) جبکہ صدقۃ الفطر میں صدقہ کی مقدار تقریباً پونے دو سیر گندم متعین ہے یہ مقدار مال کے کم وبیش ہونے سے نہیں بدلتی بلکہ اگر اسکی زیرِ سرپرستی افراد کم وبیش ہوں تو یہ مقدار کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔
(۷) اگر کسی شخص کے پاس اپنی ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام) کی بازاری قیمت کے برابر ہو تو اسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے ایسے شخص پر اگرچہ زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں ہے تاہم زکوٰۃ لینا بھی جائز نہیں ہے۔	(۷) جبکہ کسی شخص کے پاس ضروریات سے زائد اس قدر چیزیں ہوں کہ جنکی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام) کے برابر ہو تو خود اس پر صدقۃ الفطر واجب ہوجاتا ہے۔
(۸) زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہوتا ہے لہٰذا زکوٰۃ فرض ہوجانے کے بعد اگر مال ہلاک ہوجائے (چوری ہوجائے، جل جائے یا غرق ہوجائے) تو زکوٰۃ کی فرضیت ختم ہوجاتی ہے۔	(۸) جبکہ صدقۃ الفطر کا تعلق اس شخص سے ہوتا ہے جس پر یہ واجب ہے لہٰذا صدقۃ الفطر واجب ہوجانے کے بعد اگر مال ہلاک ہوجائے تو اسکا وجوب ختم نہیں ہوتا۔
(۹) زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے مال کا نامی (بڑھنے والا ہونا) ضروری ہے۔	(۹) صدقۃ الفطر میں مال کا نامی ہونا ضروری نہیں ہے۔
(۱۰) زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے۔	(۱۰) جبکہ صدقۃ الفطر واجب ہونے کیلئے عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ بچے اور مجنون پر بھی واجب ہوتا ہے۔

❖❖❖❖

صدقۃ الفطر کی مقدار:

اگر کسی شخص پر صدقۃ الفطر واجب ہوجائے تو درجِ ذیل تفصیل کے مطابق صدقۃ الفطر نکالنا واجب ہوتا ہے:

◉ اگر گندم یا گندم سے بنی ہوئی کسی چیز جیسے گندم کا ستو، یا گندم کا آٹا وغیرہ سے صدقۃ الفطر دینا چاہے، تو

پونے دو سیر سے آدھی چھٹانک زیادہ دینا ضروری ہے، احتیاطاً پورا دو سیر کرلے۔

◉ اگر جَو یا جَو کا آٹا یا جَو کا ستو، کھجور یا کشمش دینا چاہے تو گندم سے دوگنی مقدار (ساڑھے تین سیر اور ایک چھٹانک) دینا ضروری ہے۔

◉ ان اجناس کے علاوہ اگر پیسوں کی شکل میں دینا چاہے تو ان کی بازاری قیمت لگا کر اتنے روپے دیدے۔

◉ اگر ان اجناس کے علاوہ دوسری جنس سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہے (جیسے چنا، دالیں، چاول وغیرہ) تو ان اجناس (گندم، جَو، کھجور، کشمش) کی قیمت لگا کر اتنی قیمت میں جتنی یہ چیزیں (چنا، دالیں، چاول) آتی ہوں، دینا ضروری ہے۔

❖❖❖❖❖

عملی مشق

سوال نمبر ۱

صحیح یا غلط مسائل کی نشاندھی کیجئے:

	صحیح/غلط
(۱) ہر وہ شخص جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے اس پر صدقۃ الفطر بھی واجب ہوتا ہے۔	☐ ☐
(۲) صدقۃ الفطر کی ادائیگی کے لئے سال گزرنا شرط ہے۔	☐ ☐
(۳) زکوۃ اور صدقۃ الفطر کے مصارف ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔	☐ ☐
(۴) حاجاتِ اصلیہ سے زائد چیزیں اگر نصابِ زکوۃ میں سے کسی نصاب کی قیمت کے برابر ہوجاتی ہیں، تو صدقۃ الفطر بھی واجب ہوتا ہے، اور زکوۃ بھی۔	☐ ☐
(۵) عید الفطر کی طلوعِ فجر کے وقت مال مستفاد کے بڑھنے سے صدقۃ الفطر بھی بڑھ جاتا ہے۔	☐ ☐
(۶) عید الفطر سے پہلے اگر کوئی بچہ پیدا ہوجائے تو نومولود کا فطرانہ واجب نہیں ہے۔	☐ ☐

(۷) ہر اس شخص کی طرف سے بھی صاحب نصاب شخص پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے، جو اس کی سرپرستی میں شامل ہو اور ان کا خرچہ اس کے ذمہ ہو۔ ☐ ☐

(۸) اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو اور نصاب کی بقدر مقروض ہو تو صدقۃ الفطر بہر حال اس پر واجب ہے۔ ☐ ☐

(۹) صدقۃ الفطر کی مقدار متعین ہے، زکوٰۃ کی طرح کل مال کے حساب سے اڑھائی فیصد واجب نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) زکوٰۃ مال کے بڑھنے سے بڑھ جاتی ہے، جبکہ صدقۃ الفطر افراد کے بڑھنے سے بڑھتا ہے۔ ☐ ☐

سوال نمبر ۲

صدقۃ الفطر کے باب کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے ایک صفحہ پر وہ احکام لکھیں جو صدقۃ الفطر اور زکوٰۃ میں ملتے جلتے ہیں......اور دوسرے صفحہ پر وہ احکام لکھیں جن میں زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر میں فرق ہے۔

سوال نمبر ۳

درجِ ذیل مسائل میں غور کریں ذکر کردہ منتخبات میں سے جو صحیح ہو اس سے خالی جگہ پر کریں۔

(ا) صدقۃ الفطر کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ صاحب نصاب شخص پر............ہے۔

(فرض، واجب، سنت، مستحب)

(ب) گندم یا گندم کے آٹا وغیرہ سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کی صورت میں............دینا واجب ہے۔

(پونے دو سیر، ایک سیر، چار سیر)

(ج) صدقۃ الفطر ہر صاحب نصاب شخص پر عید الفطر............کے وقت واجب ہوتا ہے۔

(طلوعِ شمس، طلوعِ فجر، رؤیت ہلال)

(د) صدقۃ الفطر کی رقوم..............کو دینا جائز ہے۔

(مستحق زکوٰۃ شخص، اپنی اولاد، مسجد)

(ہ) جَو یا اس کے ستو، کھجور یا کشمش کے حساب سے صدقۃ الفطر کی مقدار......واجب ہے۔

(ساڑھے تین سیر اور دو چھٹانک، پونے چار سیر، دو سیر، ہزار روپیہ)

عُشر کے احکام

عُشر کی تعریف :

زمین کی پیداوار پر جو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اسے "عُشر" کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ لفظ "عُشر" "عشر (دسویں حصّہ) اور نصف عُشر (بیسویں حصّہ) دونوں پر بولا جاتا ہے۔

لیکن کہاں دسواں حصّہ اور کہاں بیسواں حصّہ واجب ہوتا ہے اسکی تفصیل آئندہ سطور میں آرہی ہے۔

❖❖❖❖❖

عُشر کس پر فرض ہوتا ہے؟

عُشر فرض ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو صدقۃ الفطر کے واجب ہونے کی شرائط ہیں۔ چنانچہ عُشر فرض ہونے کیلئے مسلمان اور آزاد ہونا ضروری ہے جیسا کہ صدقۃ الفطر میں ضروری ہے۔

اور عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ صدقۃ الفطر میں ضروری نہیں ہے، چنانچہ نابالغ اور مجنون کی زمین میں بھی عُشر فرض ہوتا ہے جیسا کہ ان پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔

عُشر فرض ہونے کیلئے حولان حول (سال گزرنا) شرط نہیں ہے بلکہ فصل کا ہونا شرط ہے چنانچہ اگر ایک سال میں زمین سے کئی فصلیں حاصل ہوں تب بھی سب پیداوار پر عشر واجب ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖

عُشر میں نصاب شرط نہیں ہے :

ہمارے حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے کہ جس میں عُشر واجب ہو بلکہ کم ہو یا زیادہ عُشر (دسواں یا بیسواں حصّہ) بہرحال واجب ہے۔

❖❖❖❖❖

کونسی پیداوار پر عُشر واجب ہے اور کونسی پیداوار پر عُشر واجب نہیں؟

اس کے بارے میں ضابطہ اور اصول یہ ہے کہ ہر وہ فصل اور پیداوار جسے زمین میں کاشت کر کے آمدنی اور نفع

حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے اس پر عُشر واجب ہے۔

اور ہر وہ پیداوار جسے زمین میں کاشت کر کے نفع اور آمدنی مقصود نہیں ہوتی اس پر عُشر واجب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کی فصل کو بھی آمدنی اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے کاشت کرلے تو اس پر بھی عُشر واجب ہوتا ہے۔

مثالوں سے وضاحت :

مندرجہ ذیل فصلیں کاشت کرنے سے چونکہ آمدنی اور خود وہ فصل مقصود ہوتی ہے لہٰذا ان پر عُشر واجب ہے:

(۱) ہر قسم کے اناج (گندم، جَو، چاول، مکئی، باجرہ، دالیں، ساگ، پالک، سبزیاں، پھل، اور میوہ جات وغیرہ)۔

(۲) السی اور تل کی فصل اور انکے بیج۔

(۳) کپاس۔

(۴) تمباکو اور افیون (پوست کی کاشت)

(۵) جانوروں کے چارے کیلئے اگائی جانے والی گھاس جیسے برسین، جوار وغیرہ۔

(۶) بید، چنار، صنوبر، چیڑ، بیار، اور وہ درخت جنہیں کاٹ کر بیچا جاتا ہے۔

(۷) وہ بیج جن کی پیداوار مقصود ہوتی ہے مثلاً سورج مکھی، سرسوں، سویا، السی وغیرہ۔

(۸) وہ پھول جنکی پیداوار سے آمدنی مطلوب ہو، صرف خوبصورتی کی غرض سے نہ لگائے گئے ہوں جیسے (گلاب، چنبیلی وغیرہ کی فصلیں)۔

(۹) خودرو گھاس جس کی آدمی اس غرض سے دیکھ بھال شروع کردے کہ اسے بیچ کر آمدنی حاصل کرے گا۔

(۱۰) پہاڑوں یا جنگلوں یا فارموں سے حاصل ہونیوالا شہد۔

❖❖❖❖❖

مندرجہ ذیل فصلوں میں عُشر واجب نہیں:

(۱) بھوسہ اور سوکھی چری جس سے اناج حاصل کرلیا گیا البتہ اگر دانہ پڑنے سے پہلے ہی کاٹ لیا جائے تو عُشر واجب ہوتا ہے۔

(ب) وہ بیج جو زراعت میں خود مقصود نہیں ہوتے۔ جیسے تربوز، خربوزہ، کھیرا اور ککڑی کے بیج۔ کیونکہ ان میں پھل مقصود ہوتا ہے، بیج نہیں۔

(ج) ایندھن کی لکڑی (کپاس کی چنائی کے بعد چھڑیاں) گھاس جھاؤ اور کھجور کے پتے جبکہ انکی دیکھ بھال نہ کی جاتی ہو اور انکو فروخت نہ کیا جاتا ہو۔

(د) درختوں سے حاصل ہونے والی گوند اور رال۔

عُشر نکالتے وقت کون سے اخراجات منہا کئے جائیں گے؟

پیداوار پر آنیوالے اخراجات دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) بعض وہ اخراجات جو فصل حاصل ہونے تک آتے ہیں جیسے بیج کا خرچہ، پانی (نہری ہو یا ٹیوب ویل کا) کھاد، اسپرے، کٹائی، تھریشر وغیرہ کے اخراجات۔

(۲) پیداوار حاصل ہونے کے بعد منڈی تک لے جانے کیلئے ٹرک وغیرہ کا کرایہ، گودام کا کرایہ، حفاظت کیلئے مامور چوکیدار وغیرہ کا خرچہ۔

عُشر (دسواں حصّہ یا بیسواں حصّہ) نکالتے وقت پہلی قسم کے اخراجات منہا نہیں کئے جائیں گے یعنی ان اخراجات کو نکالے بغیر مجموعی پیداوار سے عُشر نکالنا ضروری ہے۔

البتہ دوسری قسم کے اخراجات نکال کر باقی پیداوار کا عُشر نکالا جا سکتا ہے۔

عشر اور نصف عشر میں فرق:

ایسی زمین جو بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے فصلیں اگتی ہوں۔ پانی خریدنے کی مشقت نہ ہو تو اس سے حاصل ہونے والی پیداوار میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔ لیکن ایسی زمین جس کی سیرابی کے لئے پانی خریدنا پڑتا ہو جیسے ٹیوب ویل اور نہر کا پانی تو اس سے حاصل ہونے والی پیداوار میں نصف عشر (بیسواں حصہ) واجب ہوگا۔

عملی مشق

سوال نمبر۱

ذیل میں دی گئی فہرست میں غور کریں جس فصل اور پیداوار میں عشر واجب ہے اس کے خانے میں صحیح کا نشان (✓) اور جس میں عشر واجب نہیں ہے اس کے خانے میں غلط کا نشان (×) لگائیں۔ اور کتاب میں ذکر کردہ اصول کی روشنی میں وجہ لکھنا نہ بھولئے:

☐ گندم.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ سبزیاں.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ گھاس جاؤ.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ درختوں کی گوند اور رال.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ فارمی شہد.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ تمباکو.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ پوست.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ خوبصورتی کے لئے پھول.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ بھوسہ.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ تربوز، خربوزہ کے بیج.................. وجہ یہ ہے کہ..................

☐ سورج مکھی کے پھول.................. وجہ یہ ہے کہ..................

سوال نمبر۲

صحیح یا غلط مسائل کی نشاندھی کیجئے:

(۱) زمین سے حاصل ہونے والی ہر فصل پر عشر واجب ہے خواہ وہ مقدار میں تھوڑی ہو یا زیادہ۔

☐ ☐

(۲) ایسی زمینوں کی فصل میں جہاں صرف بارش کے پانی سے فصل اگتی ہے کل پیداوار کا بیسواں حصہ دینا واجب ہے۔

☐ ☐

(۳) عشر کی فصل یا اس کی بقدر رقم کسی بھی شخص کو دے سکتے ہیں کوئی شرط نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۴) نہری پانی یا ٹیوب ویل کے پانی سے حاصل ہونے والی فصلوں میں بیسواں حصہ واجب ہے۔

☐ ☐

(۵) زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کی طرح عشر میں بھی واجب ہونے والی حصہ کی بقدر نقد رقم یا اسکا سامان (کپڑے جوتے وغیرہ) دیا جاسکتا ہے۔

☐ ☐

(۶) زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کے مصرف میں جو شرائط ہیں وہی شرائط عشر کے مصرف میں بھی ہیں۔

☐ ☐

(۷) عشر کی رقم مسجد اور مدرسے کی تعمیر میں خرچ کی جاسکتی ہے۔ ☐ ☐

(۸) عشر ہر پیداوار میں ہوتا ہے، مگر ادا کرنا ایک سال بعد ضروری ہوتا ہے۔ ☐ ☐

(۹) اخراجات منہا کئے بغیر کل پیداوار سے عشر کا حساب کیا جاتا ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) قربانی کے گوشت کی طرح عشر کی پیداوار خود بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ☐ ☐